ٹیلیفون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۱ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶½ بجے شام کو بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۱ ماہ ظہور۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔

مکرم ناظر صاحب تالیف و تصنیف اطلاع دیتے ہیں کہ مرکزی لائبریری کے موجودہ لائبریرین ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے چونکہ سابق لائبریرین سے چارج لے رہے ہیں۔ اس لئے لائبریری صرف بارہ بجے دوپہر سے لے کر ڈیڑھ بجے تک کھلا کریگی

جلد ۳۴ | ۱۲ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۱۲ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۸۷

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کارخانہ کشید روغن اور بلاد مشرقی کے ساتھ تجارت کرنیوالی کمپنی کے قیام کی تجویز

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کارخانہ کشید روغن کی نسبت میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق سلسلہ اور دوسرے دوستوں کی طرف سے آٹھ لاکھ کے حصص خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ چونکہ بظاہر حالات پہلے صرف پانچ لاکھ روپے کے حصص فروخت کرنے کی امید کی جاتی ہے۔ گو اصل فیصلہ تو جب کمپنی بنیگی وہ کریگی۔ مگر جس حد تک اس وقت کام کرنے کا ارادہ ہے۔ اس سے یہی اندازہ ہے کہ شروع میں کمپنی پانچ لاکھ کے قریب کے حصے فروخت کریگی۔ جنہیں بڑھا کر بیس لاکھ تک پہنچایا جائیگا۔

چونکہ اس کمپنی کی تجویز کرنے والوں نے پانچ لاکھ میں سے تین لاکھ کے حصے خود خریدنے کا ارادہ کیا ہے اسلئے باقی دوستوں کے لئے غالباً دو لاکھ کے قریب کے حصص رہ جائینگے۔ اور بہت سے دوست یا محروم رہ جائینگے۔ یا انکے مطلوبہ حصہ کا چوتھا حصہ یا تہائی حصہ انہیں مل سکیگا۔

اس دوران میں ایک اور کمپنی کے اجرا کی سلسلہ کی طرف سے تجویز ہونیوالی ہے۔ یہ کمپنی غالباً دس یا پندرہ لاکھ کے سرمایہ سے رجسٹرڈ ہوگی۔ اور شروع میں ایک یا دو لاکھ کا مطالبہ کیا جائیگا۔ اس کمپنی کی غرض مشرقی بلاد کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی تعلقات کو مضبوط کرنا ہے۔ اس وقت ان ممالک کے ساتھ تجارت کے غیر معمولی مواقع ہیں گو جنگ کی وجہ سے قانونی مشکلات ہیں۔ مگر جو حالات ہمارے مبلغوں اور تجارتی نمائندوں کے ذریعہ سے پہنچ رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت وسیع مواقع پیدا ہونے کا امکان ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تجارت کا اس قدر فائدہ ہو سکتا ہے۔ کہ تبلیغ کے راستے پہلے سے بہت زیادہ کھل جائیں۔ پس یہ تجارت کی تجارت ہوگی اور تبلیغ کی تبلیغ۔ میرا اور میرے متعلقین کا ارادہ ہے کہ اس ثواب میں شامل ہونے کے لئے پندرہ بیس فی صدی تک کے حصے ہم خریدیں۔ کچھ حصے سلسلہ بھی خریدیگا۔ اور غالباً اس کمپنی کا انتظام کرنے والے ملکر پچاس پچپن فیصدی حصے اس کمپنی کے خریدینگے۔ باقی کوئی پینتالیس فیصدی حصوں کو دوسرے لوگوں کے خریدنے کے لئے پیش کیا جائیگا۔ جو اندازے اسوقت ان بارہ میں

ایڈیٹر: روشن رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

لگائے گئے ہیں اگر وہ درست نکلیں۔ تو دس پندرہ فی صدی منافع اس کمپنی میں سے انشاء اللہ ضرور آئے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اور سلسلۂ احمدیہ کی خدمت کی عظیم الشان بنیاد الگ پڑے گی۔ گو کمپنی جب لمیٹڈ کرائی جائے گی۔ اسی وقت اس کا پراسپیکٹس شائع ہوگا۔ اور اسی وقت اس کے حصص کی فروخت کا اعلان کیا جائے گا۔ لیکن میں اس نیت سے کہ جماعت کو اس بارہ میں توجہ پیدا ہو جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ کس حد تک احباب اس کام میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں یہ اعلان کر رہا ہوں۔ پس جو دوست اس کمپنی میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ ناظم تجارت دفتر تحریکِ جدید کو اپنے ارادہ سے اطلاع دیں۔ اور اندازاً بتادیں کہ کس حد تک وہ اس کمپنی میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا ان کے نام اور رقم کو نوٹ کر لیا جائے۔

یہ امر بھی احباب یاد رکھیں کہ کمپنیوں کا اصل سرمایہ طلب کردہ سرمایہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کمپنی غالباً دس پندرہ لاکھ کے سرمایہ کی حدبندی کے ساتھ لمیٹڈ کروائی جائے گی۔ لیکن مانگا شروع میں صرف ایک لاکھ سے دو لاکھ تک جائیگا۔ لیکن آئندہ جو حصص فروخت ہوں گے۔ وہ اپنے پہلے حصہ کے مطابق پہلے خریداروں کو دیئے جائینگے۔ اور اگر انہوں نے نہ لئے تو پھر دوسروں میں فروخت کئے جائیں گے۔ یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ جو سب کمپنیوں میں رائج ہے اس لئے جن لوگوں کو شروع میں حصہ ملے گا انہیں نئے حصے کھلنے پر اور زیادہ حصے خریدنے کا پہلا حق ہوگا۔ مثلاً اگر کسی نے ایک لاکھ میں سے ایک ہزار کے حصے خریدے تو پندرہ لاکھ تک ہر لاکھ میں سے ایک ہزار کے مزید حصے خریدنے کا اسے حق حاصل ہوگا۔ وہ مجبور نہ ہوگا کہ ضرور خریدے لیکن اگر نفع مند دیکھ کر خریدنا چاہے۔ تو دوسروں سے اس کا حق اپنے حصہ کی نسبت کے مطابق مقدم ہوگا۔ پس جو دوست شروع میں حصہ دار ہو جائینگے آئندہ ان کا ایک حق قائم ہو جائیگا۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ اس کام کے لئے اگر سلسلہ اور افراد سلسلہ کے لئے مفید ہو برکت ڈالے اور اس کیلئے آسانیاں بہم پہنچادے۔ اور اگر مضر ہو۔ تو اس کے راستہ میں روک ڈال دے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین

خاکسار مرزا محمود احمد۔

اخبارِ احمدیہ

درخواستہائے دعا

(۱) عبدالاحد صاحب کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ سخت بیمار ہیں (۲) چودھری بشیر احمد صاحب افریقہ سے واپس آرہے ہیں۔ احباب بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (۳) شیخ غلام محمد صاحب سوداگر چرم انبالہ کا لڑکا سخت بیمار ہے۔ (۴) غلام نبی صاحب پٹواری ریاست بہاولپور کے لڑکے منظور احمد کا بایاں بازو ٹوٹ گیا ہے۔ (۵) محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بریلی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۶) بابو غلام جیلانی صاحب بیمار ہیں اور سول میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۷) خواجہ غلام محمد خاں صاحب سیکرٹری مال باڑی پورہ کشمیر کی صحت بہت خراب رہتی ہے۔ (۸) احمد خاں صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بہاولپور کی لڑکی عرصہ سے بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ (۹) عنایت اللہ صاحب ہاشمی گولیکی گجرات ایک سال سے بیمار ہیں۔ (۱۰) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب قادیان کا لڑکا محمد داؤد دو سال سے بعارضہ تپدق بیمار ہے۔ (۱۱) اہلیہ صاحبہ کیپٹن چودھری محمد یوسف صاحب نئی دہلی بیمار ہیں۔ (۱۲) مولوی محمد احمد صاحب ثاقب کو اختلاج قلب کی شکایت ہے۔ (۱۳) مکرم خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب تاحال بعارضہ فالج علیل ہیں۔ (۱۴) مولوی شوکت حسین صاحب سندھ کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی لنڈن سے روانگی

لنڈن ۹ راگست۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کل بخیریت نیو یارک پہنچ گئے ہیں میں ۱۱ راگست کو لنڈن سے روانہ ہو رہا ہوں۔ مصر۔ فلسطین۔ شام اور عراق میں ٹھیرتا ہوا ہندوستان پہنچوں گا۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی بخیروعافیت واپسی کے لئے رمضان المبارک کے ایام میں دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

(۱) مستری فضل کریم صاحب لاہور کی والدہ صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ (۲) بابو عبداللطیف صاحب سٹیشن ماسٹر (کراچی) تین یوم بعارضہ تشنج بیمار رہ کر انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

امتحان کا التوا

تبلیغ ہدایت صفحہ ۱۲۵ تا الم ۲ کا امتحان مجلس عاملہ مرکزیہ کے فیصلے کے مطابق بجائے ۱۸ اگست کے ۶ راکتوبر کو ہوگا۔ قائدین نوٹ فرمالیں۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

اضافہ حصہ وصیت

مکرمی احمد دین صاحب ولد الہ دین صاحب موصی نمبر ۵۳۸۱ نے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے ۱۶۷۲ سے ۱/۹ حصہ کی وصیت کردی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ نیز ظہور احمد صاحب ناقر نے پہلے ۱/۹ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۸ حصہ کی کردی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء دیگر موصی حضرات کو بھی اپنی قربانیوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

دفتر بہشتی مقبرہ کا اعلان

اکثر موصی اصحاب کی طرف سے "فارم رپورٹ اصل آمد" متعلقہ ۶-۱۹۴۵ء تاحال واپس نہیں آئے۔ جسکی وجہ سے حساب میں حرج واقع ہو رہا ہے۔ اب یاد دہانی کے لئے خطوط بھی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ موصی اصحاب کو چاہیئے کہ "فارم رپورٹ اصل آمد" جلد از جلد پر کرکے ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

میں جس زمانہ کے واقعات قلم بند کر رہا ہوں۔ اس زمانہ میں قادیان ایک گمنام اور نہایت ہی مختصر بستی تھی۔ جس میں زیادہ تر کچے اور خستہ حال مکانات اور بہت تھوڑی سی آبادی تھی۔ اندرون آبادی اراضی اور مکانات کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ اور بعض اوقات تو مفت کے برابر اراضی قیمت اٹھاتی تھی۔ مالکان مکان خواہش رکھتے تھے۔ کہ مفت ہی میں کوئی ان کے مکان میں بود و باش رکھے۔ بازار برائے نام تھا۔ کیونکہ کوئی کاروبار نہ تھا۔ اکثر محلے کھنڈر اور سنسان تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں کچھ رونق مستقل مہمانوں اور آنے جانے والے احباب کی رہتی تھی۔ مگر وہ بھی ایسی نہ تھی۔ کہ موجودہ زمانہ کی آبادی یا آنے جانے والے مہمانوں سے اسے کوئی نسبت دی جاسکے۔ زیادہ سے زیادہ دس پندرہ یا بیس مستقل مہمان اور درویش لوگ تھے۔ اور مسجد مبارک باوجود اپنی پہلی تنگی کے ہمیں فراخ رہا کرتی تھی۔ جس میں بارہا خدا کا اولوالعزم نبی جری اللہ فی حلل الانبیاء تن تنہا نماز کے لئے تشریف لے آیا کرتا تھا۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ باوجود انتظار کے جب اور کوئی نہ پہنچا۔ تو حضور نے کسی کو بلوا کر اذان کہلوائی۔ بلکہ ایک مرتبہ تو مجھے یاد ہے کہ حضور نے خود بھی اذان کہی۔ حضور کی آواز گو ہلکی تھی۔ مگر نہایت دلکش اور سریلی آواز تھی۔ جس میں لحن داؤدی کی جھلک اور گویا نفخ صور کا سماں بندھ رہا تھا۔

(۲)

ان دنوں زمانہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نماز پڑھایا کرتے تھے۔ جماعت کی صف اول دوسرے کمرہ میں کھڑی ہوتی تھی۔ جو اس وقت درمیانی حصہ تھا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت الفکر میں سے کھڑکی کے راستہ تشریف لایا کرتے۔ اور کھڑکی سے ذرا آگے کو بڑھ کر دیوار کے ساتھ ہی یعنی صف اول کے بالکل دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں درمیانی کمرہ مسجد میں دو صفیں ہوا کرتی تھیں۔ اور اسی طرح کمرہ سوم یعنی غسلخانہ سے مغربی جانب والے حصہ میں (جس میں نیچے سے اوپر آنے والی سیڑھی کھلا کرتی تھی) بھی دو ہی صفیں ہوا کرتی تھیں اور ہر صف میں معمولی پتلے دبلے آدمی زیادہ سے زیادہ چھ اور بھاری بھرکم صرف چار کھڑے ہو سکتے تھے۔

(۳)

نمازیں عموماً اول وقت میں ہو جایا کرتی تھیں۔ صبح کی نماز کا تو یہ عالم تھا کہ ابھی اندھیرا ہی ہوا کرتا تھا کہ ختم بھی ہو جاتی تھی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ صبح کی اذان صبح ہونے سے قبل ہی ہو جاتی۔ اور نہ صرف یہی بلکہ نماز بھی ہو جایا کرتی تھی۔ اور بعد میں پتہ لگتا تھا۔ کہ ابھی تک صبح ظاہر نہیں ہوئی۔ مگر نماز کبھی دہرائی نہ گئی۔ چونکہ اذان ان دنوں عموماً حافظ معین الدین صاحب (حافظ معا) کہا کرتے تھے۔ اور وہ آنکھوں سے معذور تھے۔

(۴)

نماز تہجد کا ان دنوں زیادہ التزام ہوا کرتا تھا اور قریباً سبھی لوگ نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ تہجد کی نماز کے بعد لوگ اپنی اپنی جگہ دعا و استغفار میں مشغول رہتے۔ حتیٰ کہ اذان ہو جاتی تھی۔ اذان سنکر دو رکعت سنت بھی عموماً اپنے اپنے ڈیروں پر ہی پڑھ کر مسجد میں آتے اور جماعت کی انتظار میں خاموش ذکر الٰہی میں معروف رہتے تھے۔

(۵)

تہجد اور نوافل کا اتنا چرچا تھا کہ اس کی وجہ سے کئی روز تک میں ایک غلطی کا مرتکب ہوتا رہا۔ وہ یہ کہ چونکہ صبح کی دو سنت عموماً دوست گھر میں ہی پڑھ کر آتے تھے۔ میں باوجود اس علم کے کہ صبح کی نماز دو سنت اور دو فرض پر مشتمل ہے۔ اس غلطی کا مرتکب رہا کہ صبح کی دو سنتیں نہ پڑھیں آخر ایک روز جبکہ کوئی نئے مہمان آئے اور وہ جماعت کھڑی میں شریک ہوئے۔ جس کی وجہ سے پہلی دو سنت نہ پڑھ سکے انہوں نے جماعت کے بعد دو سنت ادا کیں۔ تو مجھے حیرت اور تعجب ہوا کہ فرائض کے بعد صبح کی تو کوئی نماز نہیں۔ یہ دوست کیوں پڑھ رہے ہیں۔ اس پر مجھے کسی دوست نے بتایا کہ صبح کی پہلی دو سنت ان سے رہ گئی تھیں۔ وہ ادا کر رہے ہیں۔ تب جاکر مجھے ہوش آیا۔ اور میں سنبھلا۔ اور اپنی غلطی کا ازالہ کرنے لگا ورنہ میں بھی تہجد کی نماز اپنی جگہ ادا کر لیا کرتا۔ مگر سنن پہلے چند ایام خیال سے اتری ہی رہیں۔ نماز اشراق، ضحیٰ اور صلوٰۃ اللیل کا بھی اس زمانہ میں خاصہ چرچا تھا۔

(۶)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف سے ایک عشق عطا فرمایا تھا۔ اور نہایت خوش الحانی اور جوش سے قرآن پڑھا کرتے تھے۔ ان کی آواز نہایت بلند مگر دلکش تھی ایسا بھی ہوا کرتا تھا۔ کہ ان کی قرأت سے بعض اوقات گہری نیند سوتے ہوئے دوست بیدار ہو جایا کرتے تھے۔

(۷)

حضرت مولانا مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اوقات صبح صادق سے پہلے ہی گھر سے باہر آجایا کرتے اور ہم لوگوں کو صبح صادق اور صبح کاذب میں امتیاز بتایا کرتے تھے۔ اور نجوم کے متعلق بھی بعض باتیں سمجھایا کرتے تھے۔ جن کے ذریعہ سے ہمیں رات کی اندھیری گھڑیوں میں وقت کا اندازہ کرنا آسان ہوتا تھا۔

(۸)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز باجماعت کے علاوہ سنن و نوافل اندرون خانہ ادا کرتے تھے۔ پہلی سنتیں عموماً پڑھ کر گھر سے تشریف لاتے۔ اور پچھلی سنتیں گھر میں تشریف لے جاکر ادا فرماتے تھے۔ البتہ ابتدائی زمانہ میں جبکہ حضور شام کی نماز کے بعد عشاء کی نماز تک مسجد ہی میں تشریف فرمایا کرتے تھے۔ حضور شام کی نماز کی سنتیں مسجد ہی میں ادا کرتے تھے۔ دو سنت ادا فرماتے تھے جو ہلکی ہوتی تھیں۔ مگر سنوار کر پڑھی جاتی تھیں۔ کوئی جلدی یا تیزی ان میں نہ ہوتی تھی۔ بلکہ ایک اطمینان ہوتا تھا۔ مگر وہ زیادہ لمبی نماز نہ ہوتی تھی۔ ان کے علاوہ بھی کبھی کبھار حضور کو مسجد مبارک میں سنت ادا کرتے دیکھا۔ مگر ہمیشہ حضور کی نماز آسان اور ہلکی ہوا کرتی تھی۔ چند مرتبہ حضور کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ وہ نماز بھی حضور کی بہت ہی پُرلطف مگر ہمیشہ ہلکی ہی ہوا کرتی تھی۔ ابتداء میں اکثر حضور کے ساتھ لگ کر حضور کے پہلو بہ پہلو بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا شرف ملا ہے اور اس کے لئے ابتدائی زمانہ ہی میں ہمیں خاص اہتمام کی ضرورت پڑا کرتی تھی۔ اور ہم میں سے اکثر کی یہ خواہش ہوتی تھی۔ کہ حضور کے ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی جگہ حاصل کریں۔

(۹)

حضور کو میں نے نماز میں کبھی رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی آمین بالجہر کرتے سنا۔ تشہد میں حضور شہادت کی انگلی سے اشارہ ضرور کیا کرتے تھے مگر میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور نے انگلی کو اکڑایا یا پھرایا ہو صرف ہلکا سا اشارہ ہوتا تھا۔ جو عموماً ایک ہی مرتبہ اور بعض اوقات دو مرتبہ بھی ہوتا تھا۔ جو میرے خیال میں امام کے تشہد کو لمبا کرنے کی وجہ سے حضور کلمہ شہادت دہراتے ہوئے کیا کرتے ہوں گے

اسلام ہی یورپ کی تمدنی مشکلات کا حل ہے

(از مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد لندن)

(۱)

مغربی اقوام کی معاشی اور تمدنی زندگی کی بنیاد ریت پر ہے۔ اور اس کا خود انہیں بھی اعتراف ہے۔ ناساز گار حالات کی باد مخالف کا ایک ہلکا سا جھونکا ان کے نظام حیات کی تباہی کا خطرہ بن جاتا ہے اور وہ آئے دن اپنے اصولوں اور قوانین میں ترمیم کرتی رہتی ہیں۔ پچھلے دنوں چرچ کی طرف سے شادی کے قوانین میں ترمیم کے متعلق اعلان احباب کی نظروں سے گذر چکا ہے۔ آج ہم حکومت کے ایک اہم قانون کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہیں۔

طلاق کے متعلق برطانوی حکومت کا موجودہ قانون یہ ہے۔ کہ اگر عدالت میں کسی جوڑہ کی طلاق کے متعلق فیصلہ ہو جائے۔ تو چھ ماہ تک طلاق واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ اس عرصہ کے گذرنے کے بعد دوبارہ ڈگری حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ ڈگری قطعی فیصلہ ہوتا ہے لیکن اب ۶ر اگست سے یہ چھ ماہ کی مدت چھ ہفتوں تک محدود کر دی گئی ہے۔ اس فیصلہ کا اثر ایک لاکھ بیس ہزار شادی شدہ افراد پر ہوگا۔ اس کا نتیجہ طلاقوں کی موجودہ کثرت میں کثیر اضافہ ہوگا۔ یاد رہے کہ آجکل انگلستان کے بعض شہروں میں طلاق کی عدالتوں میں ہر تین سے سات منٹ کے اندر ایک طلاق کی رفتار سے طلاقیں ہو رہی ہیں۔ (ڈیلی میل ۳۰ر جولائی)

جنگ کے باعث باہم ناچاقیوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اب حکومت ایسے مقدمات کے فیصلے جلد از جلد کرانے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ لندن میں سترہ اور دوسرے بیرونی شہروں میں اٹھارہ محکمہ ہائے طلاق قائم کئے گئے ہیں۔ اور آئندہ دو سال میں چالیس ہزار محض "جنگی طلاقوں" کا فیصلہ ہوگا۔ مانچسٹر برسٹل۔ لورپول۔ برمنگھم۔ اور ناٹنگھم میں جلدی طلاق دینے کے لئے دفاتر قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ایسے مزید دفاتر نارودچ لیڈز اور کارڈف میں اس ماہ کھولے جائیں گے۔

مسئلہ طلاق میں اس اصلاحی قدم کا بہت خیر مقدم کیا گیا ہے۔

(۲)

اور سنیئے۔ یہ چھ ہفتہ کی میعاد بھی بہت لمبی قرار دی گئی ہے۔ اور اب لارڈ چانسلر کے دفتر میں جو کمیٹی طلاق کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ یہ امر اس کے زیر غور ہے۔ کہ طلاق فی الفور واقعہ ہو جایا کرے۔ قانونی ماہرین کا اس بارہ میں اختلاف ہے۔ کوئی قطعی فیصلہ ابھی نہیں کیا گیا۔ اصلاح بی اصلاح کا یہ خیال چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر پیدا ہوا ہے۔ یہاں طلاق کی جو خاص عدالتیں ہیں۔ ان کے ججوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اگست تا اکتوبر (عرصہ تعطیلات) میں بھی کام کریں گے۔ تا ہزارہا مقدمات جو زیر سماعت ہیں ان کا فیصلہ ہو سکے۔ اس تازہ خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے "ڈیلی میل" ایک مضمون میں لکھتا ہے۔ "قوم کے ثبات و تمکن پر اس کا کیا اثر پڑیگا؟ ...... ہر وہ قدم جو طلاق کو سہل بنانے کے لئے اٹھایا جاتا ہے۔ وہ شادی پر ایک حملہ ہے۔ جتنی زیادہ طلاقیں کسی قوم میں ہوں گی۔ اتنا ہی زیادہ مشکل شادی شدہ جوڑوں کے لئے بسر کرنا ہو جائیگا...... ہم ایک تشویش کے عالم میں ہیں۔ جس میں نہ افراد نہ حکومت اور نہ ہی چرچ یہ جانتا ہے کہ وہ کس چیز کو مانتا ہے......... اگر کبھی کوئی نظام ریگ پر تعمیر ہوا ہے تو وہ ہماری زندگی کا نظام ہے۔ ...... اس قوم میں کیا استحکام رہ جاتا ہے۔ جس کی اہلی زندگی کے نظام حیات کا اہم جزو ہونے کی حیثیت کو اس بے دردی سے نظر انداز کیا جاتا ہے..... کیا وقت نہیں آیا۔ کہ ہم اس تلخ حقیقت کو پہچانیں۔ کہ متاہل زندگی کا قیام ابھی صفر پر ہے۔ اور ہمیں اس کے متعلق کچھ کرنا چاہیئے...... کیا ہم شادی کو ایک مستقل تعلق سمجھتے ہیں۔ یا ایک ایسا آسان انتظام جسے آسان سے آسان تر طلاق کے ذریعہ کسی وقت توڑا جا سکتا ہے۔ اس ایک سوال پر اس فیصلہ کا مدار ہے۔ کہ آیا ہم "عیسائی تمدن" میں رہنا چاہتے ہیں۔ یا (کسی اور تمدن میں) جس کا ہمیں ابھی پتہ نہیں"۔ (۷ر اگست)

(۳)

یہ ہے فطرت کی آواز۔ عیسائی تمدن جس نے ایک دنیا کو تباہ کر دیا۔ اس کے پرخچے تو اسی دن اُڑ گئے تھے۔ جبکہ چرچ کی تعلیم کے خلاف حکومت نے طلاق کا قانون پاس کیا تھا۔ پھر نہ معلوم یہ لوگ ابھی تک اپنے آپ کو عیسائی تمدن سے کیونکر وابستہ قرار دیتے ہیں۔ کیا یہ طلاق کی وجہ وہی نہیں جو چرچ نے ضروری قرار دی تھی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہاں تو ایک وجہ کا ذکر ہے۔ اور یہاں ہزارہا وجوہ ہیں۔

یہ دوسرا نظام تمدن جس کا انہیں "ابھی پتہ نہیں" یہ اسلام کا نظام ہے۔ جو فطرت کی پکار ہے۔ جس نے سینکڑوں برس قبل ایک مکمل نظام جو انسان کی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ پیش کیا تھا۔ اور جسے بدقسمتی سے ان مغربی ممالک نے ہنسی مذاق میں اڑا دیا۔ بہتوں نے اس کا مطالعہ تک نہ کیا۔ اور جنہوں نے کیا انہوں نے تعصب کی نگاہ سے اسے دیکھا۔ اب یہ کچھ بھی کر کے دیکھ لیں۔ انہیں اپنی زندگیوں میں امن نصیب نہیں ہوگا۔ تا آنکہ یہ اس الٰہی قانون کی طرف توجہ کریں۔ اور اسلامی تعلیم کو اپنی زندگیوں میں داخل کریں۔

کیسی پرحکمت تعلیم ہے۔ کیسی مکمل تعلیم ہے۔ چونکہ یہ فطری تعلیم ہے۔ اس لئے اسکی حکمت جب انہیں سمجھائی جائے۔ تو پھر جواب نہیں بن پڑتا۔ چنانچہ ہائیڈ پارک میں جب اسلام کی تعلیم متعلقہ شادی۔ طلاق۔ پردہ وغیرہ پر اعتراض ہوتا ہے۔ اور جواب میں ہم ان کے تمدنی نظام کی خرابیوں کو بیان کر کے مقابلہ میں اسلامی تعلیم کو پیش کرتے ہیں۔ تو پھر ان لوگوں کی آنکھیں نیچی ہو جاتی ہیں۔ خدا کرے کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور یہ جان لیں کہ ان کا بچاؤ اب اسلامی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔

تجارت بیرون ہند کیلئے بہترین موقع

اس وقت ایک طرف تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی تبلیغ بیرون ہند کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں اور دوسری طرف تجارت بیرون ہند کے متعلق بھی ارشادات فرما رہے ہیں۔ اور باہر جانیوالے مبلغین کو اس قسم کی متعدد ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہمارے مبلغین نے کوشش شروع کر دی ہے۔ اور باہر سے اس قسم کی اطلاعات بھجوانی شروع کر دی ہیں۔ جو ہمارے لئے اور ہمارے تاجروں کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مولوی محمد شریف صاحب کی کوششوں سے ہمیں سسلی کے ایک بہت بڑے تاجر کا خط موصول ہوا ہے۔ جو کہ ہندوستان سے چائے۔ کافی۔ چینی۔ چمڑا۔ کوکو۔ کالی مرچ۔ ربڑ اور کھجوریں منگوانا چاہتا ہے۔ اور اس کے متعلق مزید اطلاعات اور مشوروں کا خواہشمند ہے۔ اسی طرح بشارت احمد صاحب بشیر امدرمان (سوڈان) کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ کہ وہاں ہندوستان کی اشیاء کی کھپت ہو سکتی ہے۔ اور بہت مقبول بھی ہو سکتی ہیں۔ عراق سے بھی ایک دوست کا اسی رنگ کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ کہ وہ ہندوستان سے تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ کے ایک بنک نے ہمیں دو کمپنیوں کا تعارف کرایا ہے۔ جو مال منگوانا چاہتے ہیں۔ انگلستان کی ایک ربڑ کمپنی اپنا مال دینے کے لئے تیار ہے۔ جو کہ شیخ ناصر احمد صاحب کی معرفت آسکتا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ایسے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

ان تعلقات کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں تفصیلی طور پر اطلاع دیں۔ کہ وہ مندرجہ بالا اشیاء میں سے کونسی چیز بھجوا سکتے ہیں۔ اور اس کے تھوک نرخ کیا ہیں۔ اور کن شرائط پر بھجوانا چاہتے ہیں۔ کیا ان کے پاس لائسنس ہے۔ اگر نہیں تو کیا وہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ باہر سے کوئی چیز منگوانا چاہتے ہیں۔ تو کیا ان کے پاس امپورٹ لائیسنس ہے۔ اور کیا چیز منگوانا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی معلومات جو وہ ہمیں دے سکیں۔ بھجوا دیں۔ ہم انشاء اللہ کوشش کر کے ان کو ایسے تاجروں کے ساتھ تعارف کرا دیں گے۔ جو کہ ان کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار

اعتکاف ۲۰ رمضان کی صبح کو بیٹھنا چاہئے

از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مبلغ کراچی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چونکہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق لیلۃ القدر کی برکات کے حصول کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بھی بیٹھیں گے۔ اس لئے میں ذیل میں اعتکاف بیٹھنے کے دن اور وقت پر کچھ تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

"العشر الاواخر" کے لحاظ سے بہت سے بزرگان سلف کا مذہب یہ ہے کہ ۲۰ رمضان المبارک کی شام کو قبل اللیل مسجد میں معتکف ہو جانا چاہئے۔ مگر ابوداؤد اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضؓ کی یہ روایت آتی ہے کہ:۔

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۳)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے۔ تو نماز فجر کے بعد اپنے معتکف میں داخل ہو جاتے تھے۔ فقط۔ اس حدیث کی بناء پر بعض بزرگان سلف نے یہ کہا ہے کہ ۲۰ کی فجر کے بعد اعتکاف میں بیٹھنا مسنون امر ہے۔ لیکن بعض نے ۲۱ کی فجر کے بعد بھی یوں روا رکھا ہے کہ مسجد میں ۲۰ کی شام کو داخل ہوں۔ اور اعتکاف والے خلوت خانہ میں ۲۱ کی فجر کو چلے جانا چاہئے۔

خلفاء سلسلہ احمدیہ کے بعض ارشادات ایسے ہیں جن سے ہمارے لئے اس اختلاف کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان ارشادات کو درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم اگست ۱۹۱۲ء کے درس میں فرمایا تھا۔ جو مطبوعہ درس کے نوٹ صفحہ ۲۴۳ پر موجود ہے کہ:۔

"صبح کو ۲۰ ویں کی اعتکاف میں داخل ہوتے ہیں۔ اور یہی مسنون ہے۔"

(۲) ایسا ہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے "والفجر ولیال عشر" کے درس میں جون ۱۹۱۴ء کو یہ بیان فرمایا کہ "اعتکاف کے لئے ۲۰ ویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں۔" (الفضل جلد ۲ نمبر ۶۷ مؤرخہ ۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء ضمیمہ درس صفحہ ۸۴)

(۳) علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی خود نوشت سوانح حیات میں اسی بارہ میں ایک دلچسپ امر درج ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں آپؓ نے شیخ محمد خزرجیؒ سے جن کو صحاح ستہ خوب آتی تھیں۔ حدیث ابوداؤد پڑھنا شروع کی۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ "میں ابوداؤد پڑھتا تھا۔ اعتکاف کے مسئلہ میں حدیث سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ صبح کی نماز پڑھ کر انسان معتکف میں بیٹھے۔ تو شیخ موصوف نے مجھے اشارہ کیا کہ حاشیہ کو پڑھو یہ حدیث بہت مشکل ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حدیث تو بہت آسان ہے۔ حکماً میں دیکھ لیتا ہوں۔ انہوں نے کہا بہت مشکل ہے۔ میں نے سرسری طور پر اس کا حاشیہ دیکھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ حدیث مشکل ہے۔ کیونکہ ۲۱ تاریخ کی صبح کو بیٹھیں تو ممکن ہے اکیس ویں رات لیلۃ القدر ہو۔ اگر اس کے لحاظ سے عصر کو بیٹھیں۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں میں نے دیکھ کر کہا کہ ذرا بھی مشکل نہیں۔ یہ محاشی کی غلطی ہے میں ایسی راہ عرض کرتا ہوں جس میں ذرا بھی اشکال نہیں یعنی ۲۰ کی صبح کو بیٹھے۔ انہوں نے کہا یہ تو اجماع کے خلاف ہے۔ میں نے کہا امام احمدؒ کے اقوال آپ پڑھیں۔ یہ اجماع محض دعاوی ہیں۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب کی کثرت دیکھ کر لفظ اجماع بول دیا کرتا ہے۔ اس پر وہ بہت ہی متعجب ہو گئے۔"

اسی دن اس واقعہ کے بعد جب آپ اپنے ایک دوسرے استاد مولوی رحمۃ اللہ صاحب کے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ شیخ محمد خزرجی نے ان کو بھی یہ سارا واقعہ بتا دیا ہے۔ تب ان سے بھی حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا کہ:۔

"یہ ایک جزوی مسئلہ ہے ۲۱ کی صبح کو نہ بیٹھے ۲۰ کی صبح کو بیٹھ گئے۔ اس طرح حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے ...... میں نے اگر جزوی مسئلہ میں ایک حدیث کے معنی میں اختلاف کیا تو حرج کیا ہوا؟ فرمایا دل دھڑکتا ہے۔ میں نے کہا جس کا دل نہ دھڑکے وہ کیا کرے؟"

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"کچھ مدت کے بعد حضرت شاہ عبدالغنی مجددی مدینہ سے مکہ میں تشریف لائے۔ شہر میں بڑی دھوم دھام مچی۔ میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت وہ حرم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہزاروں آدمی ان کے گرد موجود تھے۔ سب سے پہلے میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اعتکاف کب بیٹھا جائے؟ طالب علمانہ زندگی بھی عجیب ہوتی ہے۔ وہی ایک مسئلہ اتنے بڑے وجود کے سامنے میں نے پیش کیا۔ آپ نے بے تکلف فرمایا۔ کہ ۲۰ کی صبح کو۔ میں تو سن کر حیران رہ گیا۔ ان کی عظمت اور رعب میرے دل میں بہت پیدا ہوا۔ مگر پھر بھی جرأت کر کے پوچھا کہ حضرت میں نے سنا ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے۔ ان کے علم پر قربان جاؤں بڑے عجیب لہجہ میں فرمایا کہ جہالت بڑی بُری بلا ہے حنفیوں میں فلاں فلاں۔ شافعیوں میں فلاں۔ حنابلہ میں فلاں۔ مالکیوں میں فلاں کئی کئی آدمیوں کے نام لے کر کہا کہ ہر فرقہ میں اس ۲۰ کے بھی قائل ہیں۔ میں اس علم اور تجربہ کے قربان ہو گیا ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی کہ کیا علم ہے"

حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے یہ واقعہ جا کر حضرت مولانا رحمۃ اللہ کے حضور پیش کیا اور عرض کیا کہ علم تو اس کو کہتے ہیں۔ یہ بھی عرض کیا کہ ہمارے شیخ تو ڈر گئے تھے مگر حضرت شاہ عبدالغنی صاحب نے حرم میں بیٹھ کر ہزارہا مخلوق کے سامنے فتویٰ دیا۔ مگر کسی نے چوں بھی نہ کی۔ فرمایا شاہ صاحب بہت بڑے عالم ہیں۔"

(حیات نورالدینؓ صفحہ ۵۱ تا ۵۵)

مردِ خدا آچکا ہے

از مکرم خواجہ اطہر ظہور بٹ صاحب اجنالہ

"تفسیر خودی" میں جس کے مصنف عبدالرحمٰن صاحب طارق بی۔ اے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کی مشہور مثنوی "اسرار خودی" کے دقائق بیان کرنے کے علاوہ لفظ "خودی" کی تشریح بھی پیش کی گئی ہے لکھا ہے:۔

"خون پت پائے جس دم انجماد
ہو تعطل ہر طرف الحاد سے
خوں پیئے جب خواجہ یاں مزدور کا
کھو چکے ہر قوم جب اپنا امن
یاس کی چھائی ہو ہر جانب گھٹا
جب ہی آتا ہے کوئی مردِ خدا

بھول لیں جب انسان یاں خالق کی یاد
رحم وشفقت مٹ چکے بیداد سے
کوئی بھی پرساں نہ ہو رنجور کا
ہر گھڑی لعنت کرے روحِ وطن
جب کرے انسان انسان کو فنا
جس سے ہوتا ہے یہاں محشر بپا"

یہ اشعار موجودہ زمانہ کی صحیح حالت پیش کر رہے ہیں۔ آج انسان اپنے خالق سے کوسوں دور ہے۔ رحم وشفقت دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ دنیا کی کوئی قوم بھی امن میں نہیں۔ انسان انسان کی تباہی وبربادی کے درپے ہے۔ حالات شاہد ہیں کہ یہ وقت یقیناً کسی "مرد خدا" کے آنے کا ہے۔ اور وہ مرد خدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جو آج سے پچاس سال قبل قادیان کی پاکیزہ بستی میں مبعوث ہوئے اور فرمایا ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

تحریک جدید کے مجاہدین کی دعائیہ فہرست ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگی

تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کے پانچہزاری فوج کے مخلص مجاہدین کو معلوم ہے کہ جنکا چندہ تحریک جدید ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں داخل ہو جائیگا یا جنکے وعدے کی سالم رقم کسی جماعت میں داخل ہو جائیگی اور اس کی اطلاع مرکز میں ۲۹ رمضان المبارک تک ملجائیگی ان شاء اللہ تعالیٰ ان سب کے نام حضرت کے حضور دعا کیلئے پیش کر دیئے جاوینگے پس ہر مجاہد جوان دفتر اول کا ہو۔ یا دفتر دوم کا۔ آج سے پوری کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ مرکز میں سو فیصدی داخل ہو جائے۔

دفنانشل سکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

دعا یا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۵۳ :- مسماۃ راج بی بی زوجہ محمد بخش صاحب قوم جٹ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت یکصد روپیہ مہر ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور وغیرہ کوئی نہیں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ :- راج بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد : محمد بخش خاوند موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد : علی محمد موصی صحابی

نارتھ ویسٹرن ریلوے سامان بذریعہ ریل

خراب پیکنگ اور ایڈریس کے ناقص یا رنگ گمشدگی اور نقصان کا باعث ہوتا ہے
مہربانی کرکے ایسی بوریاں یا کیس یا دوسرے کینسٹر استعمال کریں جو آمد و رفت
کے دوران میں اتارتے یا چڑھاتے وقت ٹوٹ پھوٹ نہ جائیں۔
پتہ پورا اور صاف لکھیں۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن ہلاک حروف
میں لکھیں۔ انگریزی میں لکھیں تو بہت ہی بہتر ہے۔
ایسے لیبل لگائیں جن پر مکتوب الیہ کا نام و پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن درج ہو ہر لیبل
ایسے پارسلوں پر مضبوط رسی سے یا ٹیپ سے باندھیں جن پر پائیدار نشان نہ لگائے
جا سکتے ہوں جہاں تک ممکن ہو ایک لیبل جس پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور سٹیشن
درج ہو۔ ہر پارسل کے اندر بھی رکھ دیں۔
تمام پرانے نشانات لیبل اور شبہ میں ڈالنے والے ایڈریس پوری طرح مٹا دیں
پرانے لیبل اور نشانات ہی اسباب کے غلط جگہ پہنچ جانے کا باعث ہوتے ہیں۔ اور
اس طرح صحیح مقام پر پہنچنے میں تاخیر کا موجب بنتے ہیں۔

این ڈبلیو آر کی مدد کریں۔ تا آپکی مدد ہو سکے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو آپکے کلیم کا جلد تصفیہ کرنے میں آپ اسکی مدد کریں
یہ آپ اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ
۱۔ آپ اپنی درخواست میں سب سے اوپر موٹی سُرخی دیں کہ آیا کلیم واپسی
کرایہ کا ہے۔ یا تلافی نقصان کا یا مال کو نقصان پہنچنے
کا اور ہمیشہ مختصر واقفیت متعلقہ نام سٹیشن روانگی اور رسید کی نمبر
بلٹی یا رسید پارسل نمبر ٹکٹ جب کہ ٹکٹ کیساتھ مال بک کرایا گیا ہو
اور بکنگ کی تاریخ لکھ دیں۔
(۲) اپنے کلیم کی اصل ماہیت اور کلیم کی رقم لکھ دیں۔
(۳) اگر آپ کے پاس کوئی کاغذات اپنے۔ کلیم کو تقویّت دینے
کے لئے موجود ہوں۔ تو وہ بھی بھیجدیں۔
(۴) اس کے متعلق تمام خط و کتابت جنرل منیجر کمرشل
سے کریں۔

اپنی امداد کیلئے ہماری مدد کیجئے

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کیلئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن
پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہے۔
اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد
اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن
کے ساتھ دیجائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت
سخت ہوتے ہیں۔ اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو
فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے
فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر
گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت بکھسفرص
شباکن عہ اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸ر علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

قادیان میں زمینوں کی خرید و فروخت

میکینکل انڈسٹریز قادیان نے اپنی دیگر مصروفیتوں
کے باوجود نظارت امور عامہ کی منظوری سے
زمینوں کی خرید و فروخت کا کام اس لئے شروع
کیا ہے۔ کہ قیمتوں کو مناسب اعتدال پر رکھتے ہوئے
احباب جماعت کو فائدہ پہنچائے۔ پس آپ ہماری
خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

منیجر میکینیکل انڈسٹریز

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واردھا ۱۰ اگست۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آج شام ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں واضح کیا ہے کہ اگرچہ کانگرس ان تمام تجاویز پر مہر تصدیق ثبت نہیں کرتی جو وزارتی سکیم میں موجود ہیں۔ تاہم وہ ساری وزارتی سکیم کو من وعن قبول کرتی ہے۔ قرارداد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اس فیصلہ پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے جو دستور ساز اسمبلی میں حصہ نہ لینے کے متعلق ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ملک کی آزادی اور مجموعی مفاد کی خاطر ملک کے تمام عناصر کو کانگرس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ کیونکہ توقع ہے کہ مشترکہ امور میں باہمی تعاون دیگر اختلافی مسائل کو حل کرنے کا موجب ہوگا۔

بمبئی ۱۰ اگست۔ وائسرائے کی طرف سے جو خط پنڈت نہرو صدر کانگرس کو لکھا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے عارضی حکومت کے متعلق اپنی پہلی پیشکش واپس لے لی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اب کانگرس کو اپنے طرز عمل سے مسلم لیگ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں آپ نے کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے کوٹا میں سے کسی مسلمان کو نامزد کرنے پہ اصرار نہ کرے۔

پیرس ۱۰ اگست۔ امن کانفرنس کے آج کے اجلاس میں اٹلی کے وزیر اعظم نے کہا کہ اٹلی کے لئے جو معاہدہ امن تیار کیا جارہا ہے وہ ان کے لئے سخت مشکلات پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ کانفرنس کو اٹلی کے متعلق نرم رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

لاہور ۱۰ اگست۔ گذشتہ انتخابات میں پنجاب میں سرکاری مداخلت کے جو واقعات ہوتے رہے ہیں۔ پنجاب مسلم لیگ کے ایماء پر خان بہادر میاں عبد العزیز سابق وزیر اعظم کپورتھلہ نے ان کی ایک مفصل رپورٹ مرتب کی ہے۔ جسے عنقریب شائع کردیا جائے گا۔

لائلپور ۱۱ اگست۔ گندم دڑہ ۹/۱۰/۰ فارم ۹/۱۴/- گڑ ۲۱ روپے تا ۲۲ روپے۔

لاہور ۱۱ اگست سونا ۹۶/۰/۰۔ چاندی ۱۶۷/۰/۰۔ پونڈ ۶۹/۰/۰۔

شملہ ۱۱ اگست۔ پروفیسر رام سنگھ نے سکھوں کی مختلف پارٹیوں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ باہم اختلافات کو رفع کیا جاسکے۔

سکندریہ ۱۱ اگست مسئلہ فلسطین کے متعلق تازہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس کل یہاں منعقد ہورہی ہے۔

بیت المقدس ۱۱ اگست۔ انگریزی ہوا بازوں نے حیفا کے ساحل کے نزدیک ایک جہاز آتے ہوئے دیکھا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں یہودی ہیں جو ناجائز طور پر فلسطین میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔

واشنگٹن ۱۰ اگست۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ پولش حکومت کو چار کروڑ ڈالر کے قرضے کیلئے فیصلہ کن گفت وشنید کی اجازت دیدی گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اگست ملک فیروز خاں نون سابق ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے ایک بیان میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کی تازہ قرارداد پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کانگرس نے تسلیم کرلیا ہے کہ مسلمانوں کو ساتھ ملائے بغیر ہندوستان کبھی سیاسی ترقی حاصل نہیں کرسکتا۔ آپ نے کہا میں ملک کے طول وعرض کا لمبا دورہ کرنے والا ہوں۔ جس میں مسلمانوں کو وقت کی اہم ضروریات سے آگاہ کروں گا۔ جو غیر اسلامی صوبائی تعصب بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے اسے دور کرنے کی کوشش کروں گا۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ کنسرویٹو پارٹی کے ایک ممبر نے کہا۔ برطانیہ بے چینی سے اس دن کا انتظار کررہا ہے جب ہندوستان کو مکمل خود مختاری حاصل ہوجائے گی۔ اس وقت ہندوستانیوں کے سامنے اہم سوال یہ ہے کہ کس طریق سے باہمی اختلافات کو مٹایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ان اختلافات کی موجودگی میں ایک منٹ کے لئے بھی ملک میں جمہوری حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔

بمبئی ۱۱ اگست۔ بمبئی ایریا کے ہر فوجی یونٹ کے کیمپ میں زیادہ اناج اگانے کی مہم شروع کی گئی ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ ہر یونٹ اپنی ضرورت کے مطابق اناج خود مہیا کرے۔

پونا ۱۱ اگست۔ پونا کی حدود میں ہتھیار اور لاٹھی لے کر چلنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

واشنگٹن ۱۱ اگست۔ امریکن کانگرس کے ایک رکن نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں میں امتیازی بل کی وجہ سے جو بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا جلد کوئی تسلی بخش حل ڈھونڈ لیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۱ اگست حکومت ہند نے ہندوستانی فوج کے سمندری اور ہوائی بیڑے کے لئے افسر تیار کرنے کی غرض سے ایک کور قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا مقصد ہندوستانیوں میں فوجی لیڈر شپ اور باہمی تعاون کی اہلیت پیدا کرنا ہے۔

بٹیویا ۱۱ اگست۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کی ریپبلکن حکومت کی طرف سے ہندوستان کو کافی مقدار میں چاول دینے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہندوستان ریپبلکن کو باقاعدہ حکومت تسلیم کرتا ہے۔

لکھنؤ ۱۱ اگست۔ یو۔پی اسمبلی مسلم لیگ پارٹی نے ہوم منسٹر کی ایک قرارداد میں یہ ترمیم کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ صوبہ کے بڑے بڑے کارخانے سوشلزم کے اصول پر چلائے جائیں۔ اور ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو سرمایہ داری کو ختم کرنے کی تجاویز مرتب کرے۔

مادھورا ۱۱ اگست۔ گذشتہ دنوں یہاں پر جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ اس کے سلسلے میں تحقیقات کرنے کے لئے وزیر اعظم مدراس یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ مدراس مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل اور جنرل سیکرٹری بھی آئے ہیں۔ آج آپ نے فساد زدہ رقبہ کا دورہ کیا۔